روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 16 مئی 2014ء 16 رجب 1435 ہجری 16 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 111

تیرا صحیفہ چوموں

اے میرے ربِّ رحماں تیرے ہی ہیں یہ احساں
مشکل ہو تجھ سے آساں ہر دم رجا یہی ہے
اے میرے یارجانی! خود کر تو مہربانی
ورنہ بلائے دنیا اک اژدھا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اول قرآن ہے۔ جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے۔(۔) سو تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ(۔)

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو(۔) دیا گیا ہے۔ سنت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپؐ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کرکے دکھلائیں۔ مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر۔ لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے۔ یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا(۔) قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر پر تھے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کرکے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سنت یعنے عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا۔ کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئیں تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے۔ یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ یا حج نہ کرتے تھے یا حلال حرام سے واقف نہ تھے۔

ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے(۔) اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے۔ قرآن خدا کا قول ہے۔ اور سنت رسول اللہ کا فعل۔ اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 26`61`62)

خشک ٹہنی نہ بنو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 336)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (صدر بیوت الحمد منصوبہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 28 مارچ 2014ء

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی تائید میں ظاہر ہونے والے نشانوں کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: ''میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو 16/جولائی 1906ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو میں اس کو ثبوت دے سکتا ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 70)

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی تائید میں ظاہر ہونے والے کن اقسام کے نشانات کا ذکر فرمایا؟

ج: خدا تعالیٰ نے مجھ کو دشمنوں کے شرّ سے محفوظ رکھا، ...... میری ضرورتیں اور حاجتیں اس نے پوری کیں، ...... میرے پر حملہ کرنے والوں کو ذلیل اور رسوا کیا اور مجھ پر مقدمہ دائر کرنے والوں پر مجھ کو فتح دی۔ ...... اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری مدت بعث سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے یہ مدت دراز کسی کاذب کو نصیب نہیں ہوئی اور بعض نشان اس زمانہ کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں یعنی یہ کہ زمانہ کسی امام کے پیدا ہونے کی ضرورت تسلیم کرتا ہے، دوستوں کے حق میں میری دعائیں منظور ہوئیں، شریر دشمنوں پر میری بددعا کا اثر ہوا، میری دعا سے بعض خطرناک بیماروں نے شفا پائی اور ان کی شفا سے پہلے مجھے خبر دی گئی، میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے ممتاز لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے خوابیں آئیں، ہزار ہا انسانوں نے محض اس وجہ سے میری بیعت کی کہ خواب میں ان کو بتلایا گیا کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے اور بعض اکابر نے میری پیدائش یا بلوغ سے پہلے میرا نام لے کر میرے مسیح موعود ہونے کی خبر دی جیسے نعمت اللہ ولی اور میاں گلاب شاہ ساکن جمالپور ضلع لدھیانہ۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 70)

س: حضرت مسیح موعود کا کشف قبور کے ضمن میں فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ کشف قبور کا معاملہ تو بالکل بیہودہ امر ہے جو شخص زندہ خدا سے کلام کرتا ہے اور اس کی تازہ بتازہ وحی اس پر آتی ہے اور اس کے ہزاروں نہیں لاکھوں ثبوت بھی موجود ہیں اس کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ مردوں سے کلام کرے اور مردوں کی تلاش کرے۔ ...... ہمیں ضرورت کیا پڑی ہے کہ ہم زندہ خدا کو چھوڑ کر مردوں کو تلاش کریں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 248)

س: خدا تعالیٰ کی آیات کی بے ادبی کرنے والوں کے انجام کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: ''دیکھو میں سچ کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی آیات کی بے ادبی مت کرو اور انہیں حقیر نہ سمجھو کہ یہ محرومی کے نشان ہیں اور خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا ...... خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا ہے کہ اس نے ہر قوم کے متعلق نشانات دکھائے جلالی اور جمالی ہر قسم کے نشان دیئے گئے پھر ان کو ردی کی طرح پھینک دینا یہ تو بڑی ہی بدبختی اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد بننا ہے جو آیات اللہ کی پروا نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 650)

س: نشانات کی بابت عادت اللہ کے مضمون کو بیان کریں؟

ج: ''خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہی نہیں کہ وہ ایسے نشان ظاہر کرے جو ایمان بالغیب ہی اٹھ جاوے ایک جاہل وحشی سنت اللہ سے ناواقف تو اس چیز کو معجزہ اور نشان کہتا ہے جو ایمان بالغیب کی مد سے نکل جاوے مگر خدا تعالیٰ ایسا کبھی نہیں کرتا۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 651)

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے الہام ''سو وقت آ گیا ہے جو تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں معروف اور مشہور کیا جائے'' کی کیا وضاحت فرمائی؟

ج: آج کیا وجہ ہے کہ وہ ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ عرب شام مصر سے نکل کر یورپ اور امریکہ تک دنیا اس کو شناخت کرتی ہے بلکہ افریقہ میں بھی اور یہ پچھلے دنوں میں تین دن پروگرام ہوتا رہا ہے قادیان سے عرب دنیا کے لئے اس نے تو دنیا میں عرب دنیا میں تہلکہ مچا دیا حضرت مسیح موعود نے فرمایا ''اگر یہ خدا کا کلام نہیں تھا اور خدا کے منشاء کے خلاف ایک مفتری کا منصوبہ تھا تو خدا نے اس کی مدد کیوں کی؟''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 651)

س: حضرت مسیح موعود کا شفاعت کا واقعہ درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خاں ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے تب میں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہو گیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا۔ انك انت المجاز۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 229)

س: طاعون کا شکار ہونے والے بعض لوگوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

ج: سب سے پہلے مولوی رسل بابا باشندہ امرتسر ذکر کے لائق ہے جس نے میرے رد میں کتاب لکھی اور انہیں بہت سخت زبانی دکھائی اور چندروزہ زندگی سے پیار کر کے جھوٹ بولا۔ آخر خدا کے وعدہ کے موافق طاعون سے ہلاک ہوا۔ پھر بعد اس کے ایک شخص محمد بخش نام جو ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ تھا عداوت اور ایذا پر کمربستہ ہوا وہ بھی طاعون سے ہلاک ہوا۔ پھر بعد اس کے ایک شخص چراغ دین نام ساکن جموں اُٹھا جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتا تھا جس نے میرا نام دجال رکھا تھا اور کہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ نے مجھے خواب میں عصا دیا ہے تا میں عیسیٰ کے عصا سے اس دجال کو ہلاک کروں۔ سو وہ بھی میری اس پیشگوئی کے مطابق جو خاص اس کے حق میں رسالہ ''دافع البلاء و معیار اھل الاصطفاء'' اس کی زندگی میں ہی شائع کی گئی تھی 4/اپریل 1906ء کو مع اپنے دونوں بیٹوں کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 236)

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے بھیجے جانے کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی تمام سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 9)

س: مالی کے علاقہ bala میں تیجانیہ فرقے کے بڑے امام کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئے؟

ج: مالی کے علاقے Bala میں تیجانیہ فرقے کے بڑے امام صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود ان کے گھر ان کے کمرے میں تشریف لائے ہیں۔ وہ حضور کے ساتھ کمرے میں ہیں جبکہ باہر بہت سے علماء حضرت مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ باہر علماء آپ کا انتظار کر رہے ہیں حضور باہر تشریف لاتے ہیں اور تمام (مخالف) علماء کے سروں سے ٹوپیاں اتار دیتے ہیں اور صرف میرے سر پر ٹوپی رہنے دیتے ہیں۔

س: برکینا فاسو کے جیارا بخاری صاحب کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئے؟

ج: برکینا فاسو کے ایک جیارا بخاری صاحب کو حضرت مسیح موعود کی صداقت معلوم کرنے کے لئے استخارہ کرتے ہوئے ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ خواب میں ایک ٹینٹ کے نیچے دو نورانی آدمیوں کو دیکھا۔ خواب میں ہی ان کے دوست نے کہا کہ جو دائیں طرف والے ہیں وہ امام مہدی ہیں اس پر انہوں نے جماعت میں شمولیت کر لی۔

س: مصر سے ایک خاتون کس طرح سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئی؟

ج: انہوں نے خواب میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اور حضور انور کو دیکھا اور اس وقت یہ بھی علم نہ تھا کہ اس وقت دنیا میں کوئی خلیفہ بھی موجود ہے۔ انہوں نے بیعت کی۔

س: مراکش کی خاتون کا نظام جماعت میں شمولیت کا واقعہ بیان کریں؟

ج: مراکش کی ایک خاتون فائمی صاحبہ کا لقاء مع العرب کے ذریعہ سے تعارف ہوا۔ وہ کہتی ہیں میں نے استخارہ شروع کیا اور خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع علاقے میں لمبا اور بہت بڑا خیمہ لگا ہوا ہے اس خیمہ میں ایک شخص بہت غمزدہ اور حزین بیٹھا ہوا ہے۔ اتنے میں ایک شخص اس کے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تم اتنے دکھی کیوں ہو؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں میں لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہوں لیکن لوگ میری تصدیق نہیں کرتے۔ اس پر سوال کرنے والا شخص اسے کہتا ہے کہ میں تیری تصدیق کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے فوراً جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

س: باماکو کے استاد داMبلے صاحب کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئے؟

ج: باماکو مالی کے استاد دامبلے صاحب احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ ایک دن انہوں نے روتے ہوئے احمدیہ ریڈیو جس کا نام 'ربوہ FM' ہے، ٹیلیفون کیا اور بتایا کہ انہوں نے ایک رات پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کو خواب میں دیکھا تھا اور جو نور اس نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ دیکھا ہے وہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لہٰذا اب وہ جماعت سے صدقِ دل سے معافی مانگتے ہیں اور احمدیت قبول کر لی۔

س: باماکو کے ایک طالب علم بکری تراورے صاحب کس طرح سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے؟

ج: باماکو کے ایک طالبعلم بکری تراورے صاحب (Bakary Tarore) نے انٹرنیٹ پر احمدیت کے بارے میں مطالعہ شروع کیا اور معلم صاحب سے رابطہ کیا اور چند سوالات پوچھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کو خواب میں دیکھا جو اس کے گھر آئے تھے اور آپ کے چہرہ پر نور ہی نور تھا اور وہ ایسا نور تھا کہ جیسا اس نے پہلے کہیں نہیں دیکھا۔ اور بیعت کر لی۔

س: مالی ریجن کولیکورو سے ایک بزرگ سعید کولی بالی صاحب کس طرح نظام جماعت میں میں شامل ہوئے؟

ج: مالی ریجن کولیکورو کے ایک بزرگ سعید کولیبالی صاحب نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ سفید رنگ کے مالی سے شمال کی جانب

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 100 سال پورے ہونے پر گلڈ ہال لندن میں اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کے تصور کے موضوع پر مذاہب عالم کانفرنس

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو یہ مقصد سونپتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک قریبی تعلق قائم کرکے انہیں اعلیٰ روحانی معیار پر فائز کردیں

تعلق باللہ کے ذریعہ انسان نہ صرف حقوق اللہ کی ادائیگی کرتا ہے بلکہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرتا ہے

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی اصلاح اور بنی نوع انسان میں ان عظیم اقدار کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپؐ کے چاروں خلفاء کے ادوار میں جو جنگیں لڑی گئیں وہ صرف ظلم کے خاتمہ اور دنیا میں امن کے قیام کی خاطر لڑی گئیں

11 فروری 2014ء کو منعقد ہونے والی تاریخی مذاہب عالم کانفرنس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب (ترجمہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانانِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمتیں ہوں۔

سب سے پہلے تو اس موقع پر میں تمام معزز مہمانوں کا اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ بالخصوص اُن مہمان مقررین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے نہایت قلیل وقت میں اپنے عقائد اور نظریات بیان کئے۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ اتنے کم وقت میں اپنے عقائد کو بیان کرنا ناممکن ہے اس لئے ہمارے معزز مہمان شاید وہ سب کچھ بیان نہ کر پائے ہوں جو وہ کرنا چاہتے تھے۔ بہرحال مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا آج شام ایک جگہ اکٹھے ہونا ثابت کرتا ہے کہ ہم سب جو مختلف مذاہب کے پیروکار ہیں مشترکہ مقصد اور آرزو کے باعث ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں اور یہ مشترکہ مقصد یہی ہے کہ زمین و آسمان کے خالق کی مخلوق جس میں انسان کو اشرف المخلوقات سمجھا گیا ہے کی زندگیوں میں بہتری پیدا کرنے کیلئے کام کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ سال جماعت احمدیہ یوکے کی صد سالہ جوبلی منانے کیلئے مختلف تقریبات کا انعقاد ہوتا رہا ہے لیکن آج کی تقریب تمام تقریبات میں سب سے بہتر ہے۔ اس دور میں لوگوں کو خدا تعالیٰ کی اہمیت کے متعلق بات کرنے کے لئے ایک مشترک پلیٹ فارم مہیا کرنے کیلئے یہ تقریب ایک بہترین ذریعہ ہے۔ پس جنہوں نے اس تقریب کا انتظام کیا ہے وہ بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ میں بالخصوص ذاتی طور پر اس لئے بھی مشکور ہوں کیونکہ آج شام کی اس تقریب کے ذریعہ مجھے بہت سے نئے لوگوں کا تعارف حاصل ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تشکر کے یہ جذبات میری توجہ اس خدا کی طرف لے جاتے ہیں جس نے میرے مذہب کی تعلیمات کے مطابق انسان کو ہر موقع پر اپنے ساتھی کا شکریہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی آپ کے ساتھ رحمدلی کا سلوک کرے تو ضروری ہے کہ آپ تشکر کا اظہار کریں کیونکہ خدا تعالیٰ کی شکرگزاری کا ایک لازمی تقاضا انسان کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ پس (دین حق) خدا تعالیٰ کا یہ تصور پیش کرتا ہے۔ یقیناً وہ شخص جو (دین حق) کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہے اور خدا تعالیٰ پر حقیقی ایمان رکھتا ہے اگر وہ مخلص ہو کر صرف اسی تعلیم پر عمل کرے تو اسے علم ہوگا کہ اس کا شکریہ ادا کرنا معاشرہ میں پیار اور محبت پھیلانے کا ذریعہ ہے بالکل اسی طرح جیسے ایک شگفتہ پھول ہر آن اپنے گردونواح میں خوبصورتی اور خوشبو بکھیرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم میں سے ہر ایک اس طریق پر عمل کرے تو عین ممکن ہے کہ دنیا میں مختلف ادوار اور واقعات پر طرح طرح سے پیدا ہونے والی جلی کٹی نفرتیں اور اختلافات یکسر ختم ہوجائیں اور محبت اور امن ہمیشہ کے لئے ان نفرتوں کی جگہ لے لے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض لوگ شاید گمان کریں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ صرف خیالی باتیں ہی ہیں اور عملی طور پر اس کا حصول ناممکن ہے۔ لیکن جب ہم مذہب کی طویل تاریخ دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس قدر محبت اور شفقت سے بھرپور معاشرہ دیکھنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ ہم انہی مقاصد کو حاصل کرنے والے بنیں اور اخلاق کی بلندیوں کو چھولیں۔ انہی باتوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ دنیا میں ہر جگہ مسلسل اپنے راستباز انبیاء اور خلفاء بھیجتا رہا ہے۔ یہ انبیاء بنی نوع انسان کی اصلاح اور تمام لوگوں کے بیچ محبت، پیار اور بھائی چارہ پیدا کرنے کیلئے بھیجے گئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے خلفاء اسی غرض سے بھیجے کہ لوگ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کے انبیاء اور برگزیدہ لوگوں نے اپنے گرد ایسے لوگوں کی جماعتیں اکٹھی کیں جنہوں نے اللہ کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کی جبکہ وہ لوگ جنہوں نے ان انبیاء کو قبول نہ کیا ان کا افسوسناک انجام ہوا۔ جب بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر مبعوث فرمائے تو ہر ایک نے انہیں قبول نہ کیا بلکہ بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے مذہب کی مخالفت کی اور اس سے انحراف کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ نبوت کا مدعی صرف لوگوں کے دلوں میں خوف ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے جبکہ اصل میں کسی ایسے خدا پر ایمان لانے کی کوئی ضرورت نہیں جو تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ لیکن ایسے تمام لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کا انکار کیا اور انبیاء کی مخالفت کی ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کردیئے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم نے ایسے لوگوں کے واقعات بیان کئے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دور ہونے کی وجہ سے بے شمار مصائب و آلام میں گرفتار ہوگئے اور بالآخر تباہ و برباد ہوگئے۔ لیکن اس کے مقابلہ پر وہ لوگ جنہوں نے خدا کے ساتھ قریبی تعلق پیدا کیا وہ ہمیشہ کامیاب و کامران رہے۔ ایسے واقعات کا بیان صرف قرآن کریم میں نہیں بلکہ دیگر مذاہب کے صحیفوں میں بھی موجود ہے۔ ان واقعات کو پڑھ کر یا سن کر ہم یہ سوچنے اور سوال کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ کیا یہ واقعات محض قصے اور کہانیاں ہی ہیں یا ان واقعات کی بنیاد واقعی حقیقت پر قائم ہے؟ کیا واقعی وہ نتائج سامنے آئے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ لوگوں نے خبردار کیا تھا؟ کیا وہ نشان پورے ہوئے جن کا اللہ تعالیٰ کے انبیاء نے اعلان کیا تھا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو واقعی انعامات اور اپنی رحمتوں سے نوازا؟ کیا انبیاء کی تعلیمات کے نتیجہ میں وہ لوگ جو خدا پر ایمان لائے ایک ایسے راستہ پر گامزن ہوئے جو دوسروں کے لئے محبت اور شفقت سے مرصع تھا؟

میں اتنے مختصر وقت میں ہر ایک پہلو کو گہرائی میں جا کر تو بیان نہیں کرسکتا لیکن اس حقیقت کی گواہی دیتا ہوں کہ مذاہب کی تاریخ نے ان تمام سوالات کے جوابات حتمی طور پر 'ہاں' میں دیئے ہیں۔ وہ مقدس کتاب جس پر میں ایمان رکھتا ہوں واضح طور پر ہمیں بتاتی ہے کہ یہ تمام واقعات سچے ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو ایک مقصد سونپ کر مبعوث فرماتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک قریبی تعلق قائم کرکے انہیں ممکنہ اعلیٰ روحانی معیاروں پر فائز کردیں۔ تعلق باللہ کے ذریعہ انسان نہ صرف حقوق اللہ کی ادائیگی کرتا ہے بلکہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں انسان کو اشرف المخلوقات کہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ دونوں بنیادی تعلیمات ایسی ہیں کہ جس معاشرہ میں بھی ان کا قیام ہوگا اور جو لوگ ان پر عمل کریں گے وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے بلکہ پیار، محبت اور بھائی چارہ کو فروغ دینے والے بھی ہوں گے۔ بطور (مومن) میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی اصلاح اور بنی نوع انسان میں ان عظیم اقدار کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی اصلاح کی خاطر اس مقدس پیغام کی تبلیغ کیلئے دن رات ایک کردیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوششیں صرف تبلیغ تک محدود نہ تھیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس قدر گریہ و زاری کے ساتھ دعا کرتے کہ سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہوجاتی۔ کیا وجہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر اخلاص کے ساتھ دعا مانگتے؟ اس کے پیچھے دولت اور طاقت کے حصول کی کوئی ذاتی غرض نہ تھی۔ یہ دعائیں کسی حکومت کے انتظام و انصرام پر قابض ہونے کے لئے نہ تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے کی جانے والی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دعا میں یہی گریہ وزاری ہوتی کہ کیا وجہ ہے کہ لوگوں کی روحانی و اخلاقی اصلاح نہیں ہو رہی؟ لوگ گناہوں اور برائیوں کو کیوں ترک نہیں کر رہے؟ اور ان برائیوں اور گناہوں کی وجہ سے لوگ کیوں اپنے آپ کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اس قدر گہرا غم اور صدمہ تھا اور

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اضطراب اور بے چینی اتنی بڑھ چکی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم میں براہِ راست مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا 'کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے غم سے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو سنتے نہیں اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اپنی جان کو ہلاک کرلیں گے؟'

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مگر اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو دل سے نکلی ہوئی اور خلوص سے بھری ہوئی دعاؤں کو سنتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو بھی سنا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جاہل، گنوار، شرابی، زانی، قمار باز، چور اور ہر قسم کی برائی میں مبتلا لوگ ان تمام برائیوں سے چھٹکارا حاصل کرنے والے بن گئے اور اعلیٰ اخلاقی اقدار نے ان برائیوں کی جگہ لے لی۔ وہ تمام لوگ بدل گئے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کبھی نہ ٹوٹنے والا تعلق قائم کرلیا۔ کوئی بھی دنیاوی طاقت اس قسم کا روحانی انقلاب پیدا نہیں کرسکتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیاوی اعتبار سے دیکھا جائے تو ابتدائی مسلمان نہایت کمزور تھے اور جو تھوڑی بہت طاقت حاصل کی بھی تو بہت بعد میں۔ ابتدائی دور میں مسلمان انتہائی غریب، نادار اور بے سروسامان تھے لیکن اس کے باوجود اپنے پُرجوش اور خالص ایمان اور خدا تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق کی وجہ سے اُس کی راہ میں زندگیاں قربان کرنے کیلئے ہمیشہ تیار تھے۔ انہوں نے قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور ان کو خدمتِ انسانیت کا شوق اس قدر تھا کہ دوسروں کی مدد کے لئے اپنے گھروں میں موجود تمام تر سازوسامان ان کو دینے کے لئے تیار رہتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم ان کی ایمان لانے سے قبل اور ایمان لانے کے بعد کی زندگیوں کا موازنہ کریں تو بلاشبہ ان کے دلوں میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما ہوا جو خدا کو سمجھنے اور اس کا ادراک حاصل کرنے کی وجہ سے تھا۔ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واضح نشانات دیکھنے لگے۔ یہ روحانی انقلاب محض ایک اتفاق نہ تھا یا یہ کسی دنیاوی مقصد کے حصول کی خاطر نہ تھا بلکہ انہوں نے از خود مشاہدہ کیا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں دوسروں کیلئے محبت کے فقید المثال جذبات موجود ہیں۔ حتیٰ کہ اسلام کے شدید ترین اور سفاک ترین مخالف بھی اس سچائی پر ایمان لانے کیلئے تیار ہوگئے۔ وہ اس صداقت پر گواہ ٹھہرے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ظلم، نفرت اور سفاکانہ حملوں کا جواب صرف اور صرف عفو، رحم اور شفقت سے دیا۔ وہ اس صداقت پر گواہ ٹھہرے کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے اُن مخالفین پر جنہوں نے اسلام کو نیست و نابود کرنے کیلئے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی فتح حاصل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی متانت اور درگزر کرتے ہوئے ان سے فرمایا کہ میری تم لوگوں سے کوئی ذاتی دشمنی نہ ہے۔ میں تمہارے اس ظلم و ستم کا بدلہ نہیں چاہتا جو ماضی میں تم ہم پر کرتے رہے۔ اگر اس بات کی یقین دہانی کراؤ کہ امن و سکون کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارو گے تو تمہیں مکہ میں رہنے کی کھلی آزادی ہے اور عقائد اور مذہبی اختلاف کی وجہ سے تم سے ظلم اور ناانصافی نہیں کی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب اسلام کے اَن گنت مخالفین نے اس عدیم المثال سخاوت کو دیکھا تو ان کے پاس سرِ تسلیم خَم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ صرف ایک مثال دیتا ہوں۔ عکرمہ نامی اسلام کا ایک مخالف جس نے مسلمانوں پر بے انتہا ظلم ڈھائے تھے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو دیکھ کر بے اختیار کہنے لگے کہ صرف وُہی شخص اس قدر شفقت کا اظہار کرسکتا ہے جو فی الحقیقت خدا کی طرف سے ہو اور جس کا پیار بنی نوع انسان کیلئے عدیم المثال ہو۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ کو دیکھ کر دشمنانِ اسلام نے بار بار اور کھلے عام اظہار کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی شریعت بلاشک و شبہ سچی ہے اور قرآن کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو 'رحمۃ للعالمین' کا خطاب دیا ہے وہ بالکل برحق ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے ذرے ذرے سے انسانیت کیلئے محبت اور رحم چھلکتا ہے۔ انہوں نے کھلے عام اس بات کا اظہار کیا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل رحم کے اعلیٰ معیاروں کی تمثیل ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی کا ثبوت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رحم کی ان تعلیمات کے حوالہ سے ایک سوال یا اعتراض یہ بھی پیدا ہوسکتا ہے بلکہ بعض غیر مسلموں کی طرف سے اکثر یہ اعتراض اُٹھایا بھی جاتا ہے کہ اگر اسلام دوسروں سے ہمدردی اور پیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور اگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت 'رحمۃ للعالمین' تھے تو پھر مذہبی جنگیں کیوں لڑی گئیں؟ اس کا جواب جاننے کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کی ابتدائی تاریخ سے واقفیت ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس حوالہ سے دو اہم باتیں ذہن میں رکھیں۔ اول یہ کہ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے جسے انصاف پسند مستشرقین بھی مانتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کے بعد ابتدائی سالوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مکہ میں لامذہب اور بت پرستوں کی جانب سے انتہائی سفاکانہ اور بہیمانہ مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔ بلکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بشمول مرد، عورتوں اور بچوں نے اپنی زندگیاں گنوادیں۔ بعض ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں مسلمان عورتوں کی ایک ٹانگ کو ایک اونٹ اور دوسری ٹانگ کو دوسرے اونٹ کے ساتھ باندھ کر ان اونٹوں کو مخالف سمتوں میں بھگایا گیا جس کی وجہ سے ان کے جسموں کو ٹکڑے کرکے دو علیحدہ علیحدہ حصوں میں کاٹ کر رکھ دیا۔ فی الحقیقت ان مظالم کی تو ایک لمبی فہرست ہے لیکن میں ان سب کا یہاں ذکر نہیں کر پاؤں گا۔ مگر مسلمانوں نے اس قدر بہیمانہ ظلم و بربریت سے گزرنے کے باوجود نہ تو کھلے عام اور نہ ہی پوشیدہ طور پر کسی قسم کا بدلہ لینے کی کوشش کی۔ بلکہ سالوں اس نہ ختم ہونے والے اور اذیت ناک مظالم سہنے کے بعد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ کرام مکہ سے ہجرت کرکے چلے گئے۔ بعض مسلمان رہنے کے لئے مدینہ چلے گئے اور بعض دوسری جگہوں کی طرف ہجرت کرگئے۔ مدینہ میں جہاں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے گئے ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔ مگر کفارِ مکہ سے یہ بات بھی برداشت نہ ہوئی کہ مسلمان آرام و سکون سے رہنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ ہجرت کے صرف اٹھارہ ماہ بعد ہی انہوں نے مدینہ کے مسلمانوں پر جنگی سازوسامان سے لیس ایک ہزار فوجیوں کے لشکر کے ساتھ حملہ کردیا۔ ان کے مقابلہ پر مسلمانوں کی فوج صرف تین سو افراد پر مشتمل تھی اور سوائے چند ایک تلواروں اور کمانوں کے ان کے پاس کچھ بھی سامانِ حرب نہ تھا۔ اگر ان دونوں فوجوں کی طاقت کا باہمی موازنہ کیا جائے تو بلاشک و شبہ مسلمانوں کے پاس سب سے بہترین راستہ یہی تھا کہ وہ مقابلہ کرنے اور اپنا دفاع کرنے کی بجائے پیچھے ہٹ جاتے اور اپنی زندگیوں کو بچاتے۔ لیکن اُس وقت اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن سے لڑنے کا حکم دیا۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیات 40، 41 میں ملتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ اُن کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسرے سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان آیات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جب اُن لوگوں کو جنہیں نہایت سنگدلی کے ساتھ نشانہ بنایا گیا تھا جنگ کی اجازت دی گئی تو یہ اجازت صرف ان کے اپنے دفاع کے لئے نہ تھی بلکہ تمام مذاہب کی حفاظت کے لئے تھی۔ یعنی دوسری وجہ جس کیلئے جنگ کی اجازت دی گئی تھی وہ یہ تھی کہ اگر ظالموں کو زبردستی روکا نہ جاتا تو مذہب کے مخالفین نہ تو عیسائیوں کو سکون سے رہنے دیتے، نہ یہودیوں کو، نہ مسلمانوں کو اور نہ ہی کسی اور مذہب کے ماننے والوں کو۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام کے مخالفین تمام امن پسند لوگوں کو ختم کرنا چاہتے تھے اور ذاتی اغراض کی بناء پر دنیا کو فتنہ و فساد میں ڈالنا چاہتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہی وہ پس منظر تھا جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ وہ خوف نہ کھائیں۔ مکہ کی طاقتور فوج شکست کھاجائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ چند ایک نہتے مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی تائید سے اپنے اُن مخالفین کو شکست سے دوچار کردیا جو دنیا کا امن تباہ کرنا چاہتے تھے۔ جہاں ایک طرف یہ مسلمانوں کی فتح تھی تو دوسری طرف یہ ہر اُس شخص کی بھی فتح تھی جو دنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ یہ ہر اُس شخص کی فتح تھی جو انسانی اقدار کو ہمیشہ قائم رکھنا چاہتا ہے اور یہ ان تمام لوگوں کی فتح تھی جو یقین رکھتے ہیں کہ مذہب دنیا میں قیامِ امن اور بھلائی کا محرک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاریخ سے ثابت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دوران اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلفائے راشدین کے ادوار میں جو جنگیں لڑی گئیں وہ صرف ظلم کے خاتمہ اور دنیا میں امن کے قیام کی خاطر لڑی گئیں۔ ان جنگوں کا مقصد ہرگز دوسروں پر ظلم و ستم کرنا اور دوسروں کے ساتھ ناانصافی کرنا نہیں تھا۔ جب خلفائے راشدین کا دور ختم ہوا تو ان کی جگہ بادشاہت قائم ہوگئی۔ بدقسمتی سے اس بادشاہت کے دور میں اکثر جنگیں سیاسی اور دنیاوی مقاصد کی خاطر لڑی گئیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ ایسی جنگیں جو سلطنتوں کو وُسعت دینے اور طاقت بڑھانے کیلئے لڑی گئیں وہ کسی بھی طور پر قرآن کریم میں دی گئی اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہ رکھتی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح آج کل (-) حکومتوں یا مخالف باغی گروہوں کی حرکتوں کے بارہ میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی بھی طرح یا کسی بھی رنگ میں (دینی) تعلیمات کی عکاسی کرتی ہیں۔ میں بغیر کسی تردّد کے کہہ رہا ہوں کہ آجکل بعض شدت پسند (-) کے اعمال جو وہ (-) کے نام پر کرتے ہیں نہ صرف (-) کا نام بلکہ مذہب کا نام بھی بدنام کررہے

ہیں۔ اگر لوگ اس قسم کے مذہبی نظریات کو ماننے لگ جائیں تو پھر صاف ظاہر ہے کہ مذہب یا خدا کا نام دنیا میں قیامِ امن کیلئے مثبت کردار ادا نہیں کرسکتا۔ بلکہ ہمیں تو یہ ماننا پڑے گا کہ وہ لوگ صحیح ہیں جو کہتے ہیں کہ مذہب دنیا میں فساد پھیلانے کی وجہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاہم جب میں آخری زمانہ کے متعلق پیشگوئیوں اور قرآن اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی رہنمائی کو دیکھتا ہوں تو میرا اپنے مذہب پر یقین بڑھ جاتا ہے۔ قرآن کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب......کی اصل تعلیمات کو بھول جائیں گے اور قرآن کی پیروی نہیں کریں گے۔ مزید فرمایا کہ ایسے ...... جو اپنے آپ کو عالم اور رہنما کہتے ہوں گے وہ حقیقت میں فتنہ وفساد اور بدعنوانی کا ذریعہ ہوں گے۔ آج ہم بعینہٖ یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ جب میں ان سب باتوں کو دیکھتا ہوں تو میرے ایمان میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔ میں نہ تو مایوس ہوتا ہوں اور نہ ہی ناامید۔ کیونکہ قرآن کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دور کی خوفناک حالت کی پیشگوئی فرمائی تھی تو اس کے ساتھ بشارت بھی دی تھی کہ حقیقی (دین) کے احیائے نو کے لئے ...... سے ہی ایک ایسا شخص مبعوث کیا جائے گا جو مسیح موعود اور امام مہدی (یعنی ہدایت یافتہ) ہوگا۔ وہ ہر قسم کی مذہبی جنگ کو موقوف کرنے کے لئے بھیجا جائے گا اور وہ معاشرے کی ہر سطح پر موجود ہر قسم کے ظلم وستم کو امن اور ہم آہنگی سے بدل دے گا۔ وہ ان عظیم مقاصد کے حصول کے لئے انتھک محنت کرے گا اور اپنے پیروکاروں میں (دین) کی سچی روح پھونکے گا اور وہ سچی روح قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوئی ہے۔

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ آیت ہمیشہ عدل وانصاف پر قائم رہنے کی ضرورت کو بیان کرتی ہے۔ عدل وانصاف کے جس معیار کا تقاضا کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر آپ کو اپنے خلاف یا اپنے والدین یا پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو آپ بغیر کسی تردّد کے دو کیونکہ انصاف ہی قیامِ امن کا ضامن ہے۔ پس یہی وہ معیار ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تعلیم دی۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اتنا عظیم معیار واقعی حاصل کیا جا سکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ قرآنِ کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے دور کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی ہے جب فتنہ، فساد اور بدعنوانی دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ یہ پیشگوئی کس طرح مِن وعَن پوری ہوچکی ہے۔ درحقیقت یہ ایک کھلا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی صداقت واضح طور پر آشکار ہوگئی ہے۔ پس اسی طرح جہاں مسیح موعود اور امام مہدی کے ذریعہ ایمان کا احیائے نو ہوگا وہاں انصاف کا یہ اعلیٰ معیار بھی دنیا میں قائم ہوجائے گا جس کے مطابق کسی قوم کی دشمنی عدل و انصاف کے قیام میں کوئی روک ثابت نہ ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی (-) خوش قسمت ہیں کہ ہم ان پیشگوئیوں پر نہ صرف یقین رکھتے ہیں بلکہ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس شخص نے آنا تھا وہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں آچکا ہے۔ ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود نے (دین) کے احیائے نو کا جو آغاز فرمایا تھا وہ نظامِ خلافت جو ایک روحانی نظام ہے کے ذریعہ آج بھی جاری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت اور آپ کے حق میں اَن گنت آسمانی نشانوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کی صداقت ثابت ہوچکی ہے۔ ان نشانوں میں ایک نشان یہ بھی تھا کہ انسان کے اپنے خالق کو بھلا دینے کی وجہ سے اور دنیا میں وسیع پیمانے پر فتنہ وفساد پھیلنے کی وجہ سے زلزلوں اور دیگر قدرتی آفات میں اضافہ ہوجائے گا۔ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ گزشتہ صدی میں آنے والی قدرتی آفات کی تعداد پہلی صدیوں میں آنے والی آفات کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ ایک اور نشان حضرت مسیح موعود کی زارِ روس کے بارہ میں پیشگوئی کا تھا۔ یہ پیشگوئی کی گئی کہ زار کے ظلم وستم کی وجہ سے اس کا تختہ اُلٹ جائے گا۔ چنانچہ تاریخ نے ثابت کر دیا کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ پھر تیسری پیشگوئی دنیا کی جنگوں کے بارہ میں تھی۔ ہم دو عالمی جنگیں تو دیکھ چکے ہیں۔ پس اگر ہم نے اپنی حالتوں کو درست نہ کیا اور اپنے خالق کو نہ پہچانا تو ہم اس قسم کی مزید جنگیں اور ان کے ہولناک نتائج دیکھیں گے۔ ان تمام پیشگوئیوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نذیر تھے جو انسان کی اصلاح اور اس کو صراط مستقیم پر چلانے کے لئے مبعوث ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر یہ بھی واضح ہے کہ ہندوستان کے ایک چھوٹے اور دوردراز قصبے میں رہنے والا ایک دعویدار ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بغیر شہرت حاصل نہ کرپاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر وہ اپنے بعد اتنی کامیاب جماعت چھوڑ کر نہ جاتا۔ ایک ایسی جماعت جو نظامِ خلافت سے مضبوطی کے ساتھ جڑے ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے مشن کو ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے اور آپ کا مشن یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ اور بنی نوع انسان کے درمیان ایک رشتہ قائم کیا جائے اور انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی جائے۔ احمدیہ (-) جماعت کے پاس وسائل بہت محدود ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی تائید کے بغیر یہ پیغام دنیا کے کناروں تک نہ پہنچ سکتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ایک طرف جہاں یہ ساری باتیں ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت ہیں وہاں دوسری طرف ان باتوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ احمدیہ (-) جماعت کو اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت عطا کی گئی ہے۔ آج یہ جماعت احمدیہ کے لوگ ہی ہیں جو دوسروں کی مدد کے لئے عظیم مالی قربانیاں کررہے ہیں بلکہ دنیا میں امن کے قیام کی کوشش میں اپنی جانیں بھی قربان کررہے ہیں۔ بعض ممالک میں ہماری جماعت پر شدید ظلم کیا جاتا ہے اور ہم پر انتہائی سفاکانہ مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ لیکن ہم کسی طرح بھی ایسا ردِعمل نہیں دکھاتے یا بدلہ نہیں لیتے جس سے معاشرہ کا امن خطرہ میں پڑ جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سب صرف اس لئے ہے کہ ہم قرآن کریم کی الٰہی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں جن کی تفصیل اور اہمیت ہماری جماعت کے بانی نے انتہائی کمال کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس میری دعا ہے کہ دنیا وقت کی ضرورت کو سمجھے۔ مجھے امید ہے اور دعا کرتا ہوں کہ ہم جو اس وقت مختلف مذاہب اور عقائد کی نمائندگی کررہے ہیں اور جو عملی طور پر ان تعلیمات کا مظاہرہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں ایک خدا کی عبادت کریں گے اور انصاف کے ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کریں گے۔ یقیناً تمام مذاہب کی یہی حقیقی تعلیم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیں اپنے تمام تر ذرائع اور قابلیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک بہتر معاشرہ کو فروغ دینا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق کی مدد کرنی ہوگی اور ہر سطح پر پیار، محبت اور امن کو عام کرنا ہوگا۔ آج دنیا کی اہم ترین اور فوری ضرورت یہی ہے کہ امن کا قیام کیا جائے اور خدا کو مانا جائے۔ اگر دنیا نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تو پھر تمام چھوٹے بڑے ممالک دفاع کے نام پر اپنی جنگی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے لاکھوں کروڑوں ڈالرز نہ خرچ کریں گے بلکہ وہ یہ پیسہ بھوکے کو کھانا کھلانے، تعلیم عام مہیا کرنے اور ترقی پذیر ممالک میں معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کے لئے خرچ کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم موجودہ دور کا منصفانہ جائزہ لیں تو ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ ترقی یافتہ ممالک کی معاشیات بھی تذبذب اور غیر یقینی صورتحال کا شکار ہیں۔ عام لوگوں کی قوتِ خرید بہت کم رہ گئی ہے۔ حتیٰ کہ یہاں مغربی ممالک یا ترقی یافتہ ممالک میں بھی ٹیلیویژن پر انٹرویوز نشر کئے جارہے ہیں جس میں کہا جارہا ہے کہ ماضی میں فیملیاں بڑی باقاعدگی کے ساتھ باہر جاکر کھانا کھاتی تھیں لیکن اب باہر جاکر کھانا تو دور کی بات، لوگ بعض اوقات اپنے گھروں میں بھی بھوکے رہنے پر مجبور ہیں۔ ان کے لئے اب پہلے کی طرح کھانا پینا اور آرام دہ زندگی بسر کرنا ممکن نہیں رہا اور یہ سب اسی لئے کہ ممالک اپنے رفاہِ عامہ کے بجٹ پر دفاعی اور جنگی بجٹ کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ اپنے ہی گھر میں موجود مسائل اور اپنی قوم کے لوگوں کے مسائل حل کرنے پر توجہ دینے کی نسبت ہزاروں میل دور ممالک میں افواج بھجوانے کی طرف رغبت زیادہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چنانچہ یہ سارا فساد مذہب نہیں پھیلا رہا بلکہ یہ تو سیاسی چالوں اور سیاسی مقاصد کے نتیجہ میں پھیل رہا ہے اور اس وجہ سے ہے کہ مختلف قومیں ایک دوسرے پر اپنی برتری ظاہر کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ پس یہ وقت کا اہم تقاضا ہے کہ تمام لوگ اور تمام قومیں اس طرف توجہ کریں ورنہ دنیا ایک ناقابل تصور نقصان کے دہانہ پر کھڑی ہے۔ جو تباہی آج ہم دیکھ رہے ہیں اس میں سے کچھ تو ہماری اپنی پیدا کردہ ہے اور کچھ قدرتی آفات کے ہولناک نتائج کی وجہ سے ہے۔ پس اپنے آپ کو بچانے اور بنی نوع انسان کی حفاظت کی خاطر ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے اور اُس زندہ خدا کے ساتھ تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے جس نے نہ تو موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کو فراموش کیا اور نہ عیسیٰ علیہ السلام اور اس کے حواریوں کو فراموش کیا اور نہ حقیقی (مومنوں) کو اللہ کی رحمتیں حاصل کرنے سے محروم رکھا گیا اور نہ قبولیتِ دعا کے مشاہدے سے محروم رکھا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ماضی کے قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ خدا کی ہستی تو ہمیشہ رہنے والی ہے اور آج بھی زندہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اور انہیں اپنے سچے نشانات دکھلاتا ہے۔ پس ہماری ذمہ داری ہے کہ اس دور کے امام کی باتوں کی طرف توجہ کریں اور حقیقی رنگ میں اپنے خدا کو پہچاننے والے بنیں۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ

نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ نشانات دکھلائے اور آج بھی دکھار ہا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اپنی غلطیوں کا الزام اللہ اور اپنے مذاہب پر ڈالنے کی بجائے ہمیں آئینہ دیکھنا چاہئے اور اپنی خامیوں کی تشخیص کرنی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ میں تمام مہمانوں کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو وقت نکال کر اس تقریب میں شامل ہوئے اور میری باتوں کو سنا۔ آپ سب کا شکریہ۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب قریباً چالیس منٹ تک جاری رہا۔ اس بصیرت افروز خطاب کے دوران حاضرین تو گویا ایسے مگن تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ عالمی نوعیت کے مذہبی، سیاسی اور سماجی لیڈرز کی اس محفل میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتہائی جامع، بھرپور اور بصیرت افروز خطاب جو (دین حق) میں بیان فرمودہ زندہ خدا کے تصور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل تھا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواہش کے مطابق ایک 'روحانی یادگار' کی صورت میں ہمیشہ یادرکھا جائے گا اور دنیا بھر میں جہاں بھی سنایا پڑھا جائے گا اپنے نیک اثرات پھیلاتا چلا جائے گا۔

اس خطاب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں شامل مقررین کو تحائف عطا فرمائے۔ مزید برآں 'سٹی آف لنڈن' کی انتظامیہ کو ان کے نمائندہ برائے گِلڈ ہال Deputy Edwin Kenneth Ayers MBE کے ذریعہ تحفہ عطا فرمایا۔ بعدازاں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

دعا کے بعد مہمانان کرام کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ عشائیہ کے بعد مہمان حضورِ انور کی خدمت میں حاضر ہوکر شرفِ ملاقات حاصل کرتے رہے اور برملا اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔ بعض مہمانوں نے درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ازراہِ شفقت ہر ایک کے ساتھ گفتگو فرمائی۔

رات قریباً پونے دس بجے یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز یہاں سے روانہ ہوکر قریباً ساڑھے دس بجے بیت الفضل تشریف لے آئے۔

مکرم ہارون الرشید فرخ صاحب

کامیاب تجارت کے زریں اصول

امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا

تجارت ایک ایسا پیشہ ہے جو آنحضرت ﷺ کو بھی پسند تھا اور زمانہ قبل از نبوت آپؐ نے اس پیشے کو اختیار بھی فرمایا۔ آپؐ تجارت کی غرض سے شام، یمن اور دیگر ملکوں میں جایا کرتے تھے۔ آپؐ کی بے مثال دیانتداری کی شہرت سن کر حضرت خدیجہؓ نے بھی آپؐ کو تجارت کی غرض سے اپنا مال دے کر شام کی طرف بھیجا۔ جس میں حضرت خدیجہؓ کو گزشتہ کئی سالوں کی نسبت کئی گنا زیادہ منافع ملا۔ جس کی وجہ آنحضرت ﷺ کی سچائی، دیانتداری اور تجارت میں فراست تھی۔ گویا تجارت کرنا ایک سنت بھی ہے۔

کامیاب تجارت کے لئے **پہلا اصول** یہ ہے کہ دیانتداری اور سچائی کو اختیار کرتے ہوئے بے ایمانی اور جھوٹ سے کلیۃً اجتناب، جب تک تجارت میں دیانتداری رہے گی تجارت مسلسل بڑھتی چلی جائے گی اور بے ایمانی کے داخل ہوتے ہی تجارت میں برکت ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا اور وہ کئی قسم کی پریشانیوں اور بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

''اوفوا الکیل ...... (الشعراء:182)

ترجمہ: پورا پورا ماپ تولو اور ان میں سے نہ ہو جو کم کر کے دیتے ہیں اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو اور لوگوں کے مال ان کو کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں فسادی بن کر بدامنی نہ پھیلاؤ۔

اسی طرح فرماتا ہے:

ویل للمطففین ...... (المطففین:2 تا 4)

ترجمہ: ہلاکت ہے تول میں ناانصافی کرنے والوں کے لئے۔ یعنی وہ لوگ کہ جب وہ لوگوں سے تول لیتے ہیں۔ بھرپور (پیمانوں کے ساتھ) لیتے ہیں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں۔ آنحضرتؐ ایک حدیث شریف میں فرماتے ہیں کہ ''خرید وفروخت کرنے والوں کو اس وقت تک سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں اگر ان دونوں نے سچائی کو اختیار کیا اور مال کی خوبیاں اور خامیاں کھول کر بتا دیں یہ ان دونوں کے لئے بابرکت ہوگا ان کی تجارت کے لئے اور اگر ان دونوں نے جھوٹ بولا اور نقائص کو چھپایا تو ان دونوں کی تجارت سے برکت مٹا دی جائے گی۔

(صحیح بخاری۔کتاب البیوع۔باب اذا بین البیعان)

پھر آپؐ فرماتے ہیں کہ ''سامان بیچنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا برکت کو مٹا دیتا ہے''۔

(بخاری باب یمحق اللہ الربوٰ)

اسی طرح دیانتدار تاجر کا مقام بیان کرتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں:۔

''صادق اور امانتدار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا''۔

(جامع الترمذی۔ابواب البیوع۔باب فی التجار)

تاجروں کو نصیحت کرتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں:۔

''جب تم تول کر دو تو جھکتا ہوا تولو''۔

(ابن ماجہ۔کتاب التجارۃ۔باب الرجحان فی الوزن)

اور فرمایا ''جو دھوکہ دیتا اور ملاوٹ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں''۔

(ابن ماجہ۔کتاب التجارۃ۔باب النہی عن الغش)

گویا دیانتداری اور سچائی کو اگر کامیاب تجارت کی جڑ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

کامیاب تجارت کا **دوسرا اصول** حرام چیزوں کی خرید وفروخت سے بچنا ہے۔ آنحضرتؐ ایک حدیث شریف میں فرماتے ہیں کہ ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب ایک شخص اس بات کی ذرہ بھی پروا نہیں کرے گا کہ اس نے اپنا مال حلال طریقے سے حاصل کیا ہے یا حرام طریقے سے''۔

(بخاری۔کتاب البیوع۔باب من لم یبال من حیث کسب)

اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ:

''اللہ اور اس کے رسولؐ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت حرام کردی ہے''۔

(بخاری۔کتاب البیوع۔باب بیع المیتۃ والاصنام)

تیسرا اصول مستقل مزاجی سے کاروبار کرنا ہے۔ یعنی جو کام اور پیشہ آپ اختیار کرنا چاہتے ہیں اس کے بارے میں خوب غور وفکر کرلیں۔ اس کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرلیں۔ اس پیشہ سے وابستہ افراد سے مشورہ کرلیں۔ کام کی خوبیوں اور خامیوں سے آپ کو مکمل آگاہی ہو۔ پھر جو کام آپ شروع کریں اس پر مستقل مزاجی سے قائم رہیں۔ خواہ شروع میں مشکلات پیش آئیں یا کچھ نقصان بھی ہو لیکن اگر دلجمعی اور ہمت کے ساتھ ایک ہی کام کرتے رہیں گے تو ایک دن ضرور کامیابی نصیب ہوگی۔ باربار پیشہ بدلنا، ڈبل مائنڈڈ رہنا سخت نقصان دہ چیز ہے۔ جس سے انسان کا وقت اور سرمایہ دونوں برباد جاتے ہیں۔

چوتھا اصول منافع کم اور معیار بہترین۔ گاہک کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا یہ ایک بہترین نسخہ ہے کہ ''بازار کی نسبت بارعایت چیز'' اسی معیار کی مہیا کرنا۔ ایک گاہک کو جب آپ سے کوئی چیز بازار کی نسبت سستی ملے گی تو وہ دوسروں کو بھی بتائے گا۔ دوسرے اور آگے لوگوں کو بتائیں گے۔ کسی دکان کی نسبت یہ شہرت کسی بھی ایڈورٹائزنگ کمپنی کی تشہیر سے بہت زیادہ کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کی دکان کی سیل بڑھتی ہے۔ سیل بڑھنے سے آمدن میں خود بخود اضافہ ہو جاتا ہے۔

پانچواں اصول گاہک کی شکایات کو غور سے سننا اور اس کی تجاویز کو اہمیت دیتے ہوئے اپنے معیار کو بہتر سے بہتر کرتے رہنا۔ جو تاجر گاہک کی شکایت سے دل میلا کرتا ہے وہ اپنا گاہک خود توڑتا ہے۔ گاہک چھوٹا ہو یا بڑا اس کی تجویز کو غور سے سنیں اور جہاں کوئی خامی بتائی گئی ہے اسے حتی الوسع دور کر کے معیار کو بہتر کرنے کی کوشش کریں۔

چھٹا اصول معاشرے اور لوگوں کی ضرورت کے مطابق اشیاء کی دستیابی یعنی جس علاقے میں آپ کاروبار کر رہے ہیں وہاں کے لوگوں کی ضروریات کا پتا رکھنا اور اس کے مطابق اپنی دکان پر چیزیں پوری رکھنا۔ اسی طرح جدید دور کے مطابق جدید اشیاء کی فراہمی۔

ساتواں اصول وفی اموالھم حق للسائل ......(الذاریات:20) کے مطابق ضرورتمندوں کی مالی معاونت بھی تجارت میں برکت کا موجب بنتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اولم یرو ان اللّٰہ یبسط الرزق ......

(الروم:39,38)

ترجمہ: کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ پس اپنے قریبی کو اس کا حق دو نیز مسکین کو اور مسافر کو یہ بات ان لوگوں کے لئے اچھی ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ رزق میں برکت اللہ ڈالتا ہے۔ چنانچہ اللہ کا حصہ اپنے مال میں سے نکالو گے تو کامیاب رہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے حصہ کی تفصیل یہی ہے کہ چندوں کی باشرح ادائیگی اور ضرورتمندوں کی مدد۔

آٹھواں اصول: رجال لا تلھیھم تجارۃ ......

(النور:38)

ترجمہ: ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی''۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو (دین حق) قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں صحابہ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔

(ملفوظات جلد دوم ص142)

گویا **آٹھواں اصول** یہ ہوا کہ ''دست با کار دل بایار'' کاروبار اور تجارتیں بھی کرو اور خدا کو بھی نہ بھولو۔ ذکر الٰہی اور عبادت اپنے وقت پر ادا کرو۔ تب تمہارا شمار ان تاجروں میں ہوگا جو قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ضیاء اللہ منگلا صاحب معلم وقف جدید کجر ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کجر ضلع شیخوپورہ کے چار بچوں سیف الحق ابن مکرم ارشاد الحق صاحب، تنویر احمد ابن مکرم محمد عارف صاحب، مسرور احمد ابن مکرم منور احمد صاحب، لشبہ اشفاق بنت مکرم محمد اشفاق صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ ان بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی ہے۔ مورخہ 13/ اپریل 2014ء کو تقریب آمین کے موقعہ پر مکرم خالد احمد بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں اور والدین کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور ہمیں قرآنی تعلیمات پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

تقریب رخصتانہ

مکرمہ رخسانہ کلیم صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد کلیم صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بڑی بیٹی مکرمہ ثوبیہ کلیم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 7 مئی 2014 کو عمل میں آئی۔ اس موقع پر تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری شاہد احمد باجوہ صاحب نائب صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔

قبل ازیں مورخہ 29-اپریل 2014ء کو مکرمہ ثوبیہ کلیم صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم احتشام احمد عدیل صاحب کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے بیت الشکر شمالی ربوہ میں کیا تھا۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم ماسٹر رشید احمد مندرانی بلوچ صاحب تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم قمر رشید مندرانی بلوچ صاحب مربی سلسلہ مغربی افریقہ بینن کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام لبیب احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود حضرت نور محمد خان مندرانی بلوچ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، نیک قسمت، خلافت کا سچا وفادار، درازیٔ عمر والا اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم ملک زبیر احمد عمر کھوکھر صاحب ملتان تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 11/اپریل 2014ء کو میرے بیٹے مکرم ملک داؤد احمد کھوکھر ملتان حال اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام سامیہ نصیرہ احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ ننھیال کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ صفیہ راشدہ صاحبہ بنت مکرم عبدالقادر بلوچ صاحب مرحوم مورخہ 29-اپریل 2014ء کو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مورخہ 30-اپریل 2014ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا مکرم عزیز الدین صاحب زعیم حلقہ رحمٰن کالونی نے کروائی۔ مرحومہ کی عمر 35 سال تھی اور اپنی یادگار میں ایک بیٹی مکرمہ تمثیلہ ہما صاحبہ بعمر 17 سال چھوڑی ہیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ہر ایک سے پیار محبت اور عزت سے پیش آتیں۔ ہنس مکھ اور ہر دلعزیز شخصیت کی مالک تھیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز ان کی بیٹی کا اللہ تعالیٰ خود ہی کفیل بن جائے اور ہمیشہ اپنا فضل رکھے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم فضل احمد شاہد صاحب
ترکہ مکرم غلام محمد صاحب)

مکرم فضل احمد شاہد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم غلام محمد صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 20 بلاک نمبر 6 محلّہ دارالعلوم غربی برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار اور میری ہمشیرہ مکرمہ بشریٰ عزیز صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرم نور محمد شرف صاحب۔ بیٹا
2۔ مکرم شبیر احمد صاحب۔ بیٹا
3۔ مکرم سلطان احمد محمود صاحب۔ بیٹا
4۔ مکرم لطیف احمد صاحب۔ بیٹا
5۔ مکرمہ بشریٰ عزیز صاحبہ۔ بیٹی
6۔ مکرم فضل احمد شاہد صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ شبیرہ نسیم صاحبہ ترکہ
مکرم نسیم احمد کاشمیری صاحب)

مکرمہ شبیرہ نسیم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسارہ کے خاوند محترم نسیم احمد کاشمیری صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کی رقومات درج ذیل دفاتر میں موجود ہیں۔

1۔ دفتر امانت تحریک جدید اکاؤنٹ نمبر 4/211 میں مبلغ -/39,243 روپے
2۔ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ان کا کل پراویڈنٹ فنڈ مبلغ -/83,165 روپے
3۔ دفتر وکالت مال ثالث میں ان کا کل پراویڈنٹ فنڈ مبلغ 15,191/66 روپے

لہٰذا یہ رقومات درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کردی جائیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم چوہدری نذر محمد صاحب (والد)
2۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (والدہ)
3۔ مکرمہ شبیرہ نسیم صاحبہ (بیوہ)
4۔ مکرم مسابق احمد طیب صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم وسیم احمد مبارز صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ لبانہ نسیم صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرم فراز نسیم صاحب (بیٹا)
8۔ مکرم حزیم احمد مظہر صاحب (بیٹا)
9۔ مکرم نذر محمد صاحب (بیٹا)
10۔ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خوشخبری
اقبال سنز ایئر کنڈیشنڈ کوچ
ربوہ سے **چوک اعظم، لیہ**
براستہ۔ جھنگ، گڑھ موڑ، گڑھ مہاراجہ
روانگی ربوہ بس سٹاپ سے 9:00 بجے صبح
واپسی لیہ سے شام 4:00 بجے (ڈائیوو اعوان اڈا)
ایڈوانس بکنگ رابطہ
ربوہ لائنرز مین بس سٹاپ ربوہ
فون نمبرز 0345-787-4222 047-621-4222

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام۔ سوال و جواب کی شکل میں

نازل ہوئے ہیں اور ان بزرگ کو دیکھنے کیلئے بہت سے لوگ اکٹھے ہوگئے ہیں۔ حضور کا اتنا پرنور چہرہ کیونکہ آپ نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس لئے آپ نے بے اختیار ہوکر اپنے آپ سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ تو آپ کے پیچھے کھڑے ایک شخص نے بتایا کہ یہ حضرت امام مہدی ہیں جو کہ نازل ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد النور ریڈیو کے ذریعہ سے احمدیت کا تعارف ہوا۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے احمدیہ مشن ہاؤس آکر اپنے تمام گھر والوں کے ساتھ جماعت میں شمولیت کرلی اور جب یہاں آپ کو حضرت مسیح موعو کی تصویر دکھائی گئی۔ تو تصویر دیکھتے ہی ساتھ کہنے لگے کہ یہی وہ حضرت امام مہدی ہیں جو کہ انہوں نے خواب میں دیکھے تھے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر فتنہ اور فساد سے نجات کا کیا حل بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ امن و سلامتی اگر حقیقت میں قائم کرنی ہے تو اس کا صرف ایک ہی حل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو امام مہدی بنا کر بھیجا ہے جس کو امن قائم کرنے کیلئے دنیا میں بھیجا ہے اس کو یہ قبول کرلیں۔

یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم رشید احمد صاحب ترکہ
مکرمہ خالدہ پروین صاحبہ)

مکرم رشید احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ وفات پاگئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 33 بلاک بلاک نمبر 05 محلّہ دارالبرکات برقبہ 14 مرلہ 174 مربع فٹ میں سے 7 مرلہ 87 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرم رشید احمد صاحب۔ خاوند
2۔ مکرم نوید احمد صاحب۔ بیٹا
3۔ مکرم توصیف احمد صاحب۔ بیٹا
4۔ مکرمہ مریم حناء صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

معلوماتی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

انسانی جسم میں حل ہونے والے برقی آلات امریکی سائنسدانوں نے ایسے برقی آلات تیار کئے ہیں جو جسم میں نصب کرنے کے کچھ عرصہ بعد جسم میں تحلیل ہو جاتے ہیں ان کا بنیادی مقصد جسم پر لگنے والے زخموں کو انفیکشن سے بچانا ہے۔ یہ سلیکون اور میگنیشیئم آکسائیڈ کے بنے ہیں اور تحفظ کے لئے انہیں ریشم کے باریک ترین پردوں میں لپیٹا گیا ہے۔ یہ جسم کے ساتھ ہی پھیلتے اور سکڑتے ہیں۔ اس جھلی کا نام میمبرین رکھا گیا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 24/اپریل 2014ء)

مصنوعی جلد امریکی اور برطانوی سائنسدانوں کی مشترکہ کوشش سے ایک ایسی مصنوعی جلد تیار کی گئی ہے جو ایک سینٹی میٹر موٹی ہے اور اس میں تقریباً وہ تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں جو کہ ایک قدرتی جلد میں موجود ہوتی ہیں۔ اسی مصنوعی جلد پر ادویات، لوشن اور مختلف قسم کے کیمیکل کے ٹیسٹ کئے جا سکیں گے اور یہ جلد جانوروں کو اس قسم کے تجربات کی اذیت سے نجات دلائے گی۔

(روزنامہ پاکستان 26/اپریل 2014ء)

لائف سیور روبوٹ پینٹاگون کے محققین نے ایک ایسا روبوٹ تیار کیا ہے۔ جو قدرتی آفات سے نبرد آزما ہونے اور ریسکیو کے مختلف کام سرانجام دے گا 6 فٹ اور دو انچ کا یہ روبوٹ کمپیوٹر انجینئرنگ سے متعلقہ امور بھی سرانجام دیتا ہے۔

(روزنامہ پاکستان 24/اپریل 2014ء)

پگھلنے والا سیارہ ماہرین فلکیات نے ایک ایسا سیارہ دریافت کیا ہے، جس کا حجم زمین کے برابر اور وہ ہر وقت پگھلتا رہتا ہے۔ اس کا ایک رخ مستقل ستارے کی جانب اور دوسرا رخ مخالف سمت میں رہتا ہے۔ آدھے سیارے پر دن اور آدھے پر رات رہتی ہے۔ زمین سے چار سو نوری سال کے فاصلے پر یہ اس قدر گرم ہے کہ وہاں کی ہر چیز پگھلی ہوئی ہے۔ اس کا درجہ حرارت 2 ہزار سینٹی گریڈ بیان کیا جاتا ہے۔

(روزنامہ پاکستان یکم نومبر 2013ء)

دنیا کے خطرناک جاندار نیویارک کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق دنیا کا سب سے بڑا قاتل مچھر ہے۔ جو سالانہ 7 لاکھ لوگوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ دوسرے نمبر پر انسان ہے۔ جس کے ہاتھوں سے سالانہ 4 لاکھ 75 ہزار لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔ تیسرے نمبر پر سانپ ہے۔ جس کا ڈنک ہر سال 50 ہزار افراد کو ہلاک کر دیتا ہے۔ چوتھے نمبر پر کتا ہے جس کے کاٹنے سے 25 ہزار ہلاکتیں ہوتی ہیں۔ جبکہ افریقی مکھیاں، گھونگے وغیرہ مل کر ایک سال میں 10 ہزار لوگوں کو اپنا نشانہ بناتے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس یکم مئی 2014ء)

حیرت انگیز مچھلی سمندروں میں پائے جانے والی آرچر فش نامی مچھلی دیکھنے میں تو خطرناک نہیں، لیکن یہ سطح سمندر سے باہر پانی کی تیز دھار پھینک کر مختلف چھوٹے کیڑوں کا شکار کرتی ہے۔ یہ پانی کی سطح کے قریب موجود کسی درخت کی ٹہنی یا پتے پر بیٹھے کیڑے پر پانی کی دھار پھینکتی ہے جس سے وہ کیڑا پانی میں گر جاتا ہے اور مچھلی اسے کھا لیتی ہے۔ آرچر فش کی نظر اس قدر تیز ہوتی ہے کہ اس کا نشانہ کبھی نہیں چوکتا۔

(روزنامہ دنیا 22/اپریل 2014ء)

شہد اور دارچینی سے علاج

نئے دور کی جدید تحقیق نے یہ بات ثابت کی ہے کہ شہد تمام بیماریوں کے علاج میں مفید ثابت ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے ایک مخصوص مقدار میں شوگر کے مریض بھی لیں تو ان کے لئے بھی یہ فائدہ مند ہے۔

دل کی بیماری میں شہد اور دارچینی کا پیسٹ بنائیں اور اسے روٹی یا ڈبل روٹی پر لگائیں اور روزانہ کھائیں۔ یہ کولیسٹرول کو کم کرتا ہے اور دل کے دورے سے بچاتا ہے۔ جنہیں دل کا دورہ پہلے بھی پڑ چکا ہو وہ بھی اگر روزانہ یہ لیں تو یہ انہیں اگلے دورے سے دور رکھے گا اس کا روزانہ استعمال حبس دم میں مفید ہے اور دل کی دھڑکن کو بہتر بناتا ہے۔ شہد اور دارچینی سے شریانوں کی قوت بحال ہوتی ہے۔

دانت کے درد میں ایک چمچہ پسی ہوئی دارچینی اور پانچ چمچے شہد کا ایک پیسٹ بنائیں اور اسے اس دانت پر دن میں تین مرتبہ لگائیں خاطر خواہ فائدہ ہو گا۔

بلغم ایک کھانے کا چمچہ نیم گرم شہد اور ایک چوتھائی چمچہ پسی ہوئی دارچینی روزانہ دن میں تین مرتبہ لیں تو پرانے سے پرانا بلغم ختم کرتا ہے۔

گیس کی تکلیف میں محققین کے مطابق شہد اور پسی ہوئی دارچینی کو ایک ساتھ لینے سے گیس سمیت معدے کی جملہ تکالیف میں افاقہ ہوتا ہے۔

وبائی زکام میں تین دن تک نیم گرم شہد ایک کھانے کے چمچے کے ساتھ پسی ہوئی دارچینی ایک چوتھائی چائے کا چمچہ

جلدی امراض کے لئے تین کھانے کے چمچے شہد اور ایک چائے کا چمچہ پسی ہوئی دارچینی کا پیسٹ بنا لیں۔ رات سوتے وقت اسے چہرے پر لگائیں اور صبح دھو لیں۔ اگر یہ عمل دو ہفتے تک مستقل کیا جائے تو یہ چہرے کے دانوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایگزیما اور جلد کی دوسری بیماریوں کیلئے بھی مجرب نسخہ ہے۔

وزن کم کرنے کے لئے روزانہ صبح ناشتے سے آدھا گھنٹہ پہلے، خالی پیٹ اور رات سونے سے پہلے ایک چائے کا چمچہ دارچینی اور ایک کھانے کا چمچہ شہد ایک کپ گرم پانی میں ملا کر پیئیں۔ اگر یہ عمل روزانہ کیا جائے تو وزن کم ہو جاتا ہے اس کے مستقل استعمال سے جسم میں فاضل چربی بھی نہیں بن پاتی۔

کینسر کے لئے معدے اور ہڈیوں کے کینسر کے کئی مریض جاپان اور آسٹریلیا میں اس طریقہ علاج سے مستفید ہوئے ہیں۔ دواؤں کے ساتھ روزانہ ایک چائے کا چمچہ پسی دارچینی اور ایک کھانے کا چمچہ شہد روزانہ دن میں تین بار لیں۔

بالوں کے جھڑنے میں روزانہ صبح اور رات میں ایک چائے کا چمچہ شہد اور پسی دارچینی لینے سے بالوں کا جھڑنا بھی رک جاتا ہے۔

(مزید معلومات کیلئے www.urdurisala.com)

ربوہ میں طلوع وغروب 16 مئی

طلوع فجر	3:37
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:01

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 مئی 2014ء

6:30 am	ایم۔ٹی۔اے کانفرنس 2014ء
7:55 am	ترجمۃ القرآن کلاس 30/اپریل 1997ء
9:50 am	لقاء مع العرب
11:55 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:20 pm	راہ ھدیٰ
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء
11:30 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

لوٹ سیل۔سیل۔سیل
لیڈیز وبچگانہ ورائٹی Rs 250/=
مردانہ ولیڈیز فینسی ورائٹی Rs 350/=
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

اٹھوال فیبرکس
لان ہی لان، چائنہ لان کی تمام ورائٹی پر
زبردست سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
اعجاز احمد طاہر: 0333-3354914

نشاط۔گل احمد۔ڈیزائنرز، بوتیک اور چکن ولان کی بیشمار ورائٹی
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

پلاٹ برائے فروخت
ایک پلاٹ واقع دارالعلوم شرقی تقریباً 10 مرلہ برائے فروخت ہے۔ ڈیلرز حضرات سے معذرت
رابطہ: 04235164500,03054343083

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

فیصل کراکری اینڈ کچن الیکٹرونکس
کولر، گلاس اور واٹر سیٹ کی بے شمار ورائٹی پر
محدود مدت تک سیل جاری ہے
ریلوے روڈ ربوہ: 0323-9070236
سیل مین کی فوری ضرورت ہے

FR-10

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
کمپیوٹر کورسز سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز کا آغاز ہو چکا ہے
کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1 ماہ
مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2 ماہ
گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2 ماہ
ویب ڈیولپمنٹ دورانیہ 2 ماہ
آن لائن مارکیٹنگ دورانیہ 2 ماہ
کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار موقع
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 0476211002